مولانا نورانی کا طاہر القادری کو اپنی اصلاح کا مشورہ

جمعیت علماء پاکستان کے رہنما پیر اعجاز ہاشمی کی منصور اصغر راجہ سے گفتگو

نوّے کی دہائی میں جب طاہر القادری نے ''پاکستان عوامی تحریک'' کے نام سے ایک سیاسی جماعت بنائی تو انہوں نے جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن مولانا نورانی نے ان کی درخواست قبول نہ کی۔ جے یو پی کے مرکزی رہنما پیر اعجاز ہاشمی کو یہ شرف حاصل رہا ہے کہ مولانا نورانی جب بھی لاہور تشریف لاتے تو اُن کی رہائش گاہ پر ہی قیام فرماتے۔ اس حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پیر اعجاز ہاشمی نے ''اُمّت'' کو بتایا کہ پاکستان عوامی تحریک بنے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ ایک اخبار نویس کے ذریعے طاہر القادری نے مولانا نورانی کے پاس پیغام بھجوایا اور ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ مولانا نے ابتدا میں تو ٹال دیا لیکن بار بار اصرار پر ٹیلیفون پر طاہر القادری سے بات کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ یہ گفتگو میری موجودگی میں میرے گھر پر ہی ہوئی۔

انہوں نے بتایا کہ ''طاہر القادری نے مولانا نورانی رحمۃ اللہ علیہ سے فون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ، میں نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت سیاسی جماعت بنائی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جو کام آپ کر رہے ہیں، وہی کام دوسرے پلیٹ فارم سے میں بھی کروں، اس طرح ہم ایک دوسرے کی اصلاح بھی کرتے رہیں گے۔ مولانا نورانیؒ نے یہ سن کر طاہر القادری سے جواباً کہا کہ'' آپ کی بات درست ہے، آپ کو واقعی اصلاح کی ضرورت ہے۔'' اس پر طاہر القادری تھوڑے گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ ''غلطیاں تو سب سے ہوتی ہیں'' تو مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے جواباً کہا کہ'' آپ نے صرف غلطیاں نہیں کیں بلکہ بلنڈر کیے ہیں۔ آپ لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی والا جو خواب سناتے پھر رہے ہیں، میرے خیال میں یہ صریحاً گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس سے بڑی گستاخی ہو ہی نہیں سکتی کہ، ساری کائنات جن کے کرم کی محتاج ہے، آپ ان کے متعلق ایسے اوٹ پٹانگ خواب بیان کر رہے ہیں۔''

پیر اعجاز ہاشمی کے بقول مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے طاہر القادری سے کہا کہ

> ''مجھے تو ڈر ہے کہ آپ کل کو کہیں نبوت کا دعویٰ ہی نہ کر دیں، کیونکہ آپ آج کل بالکل ویسی ہی باتیں کر رہے ہیں جیسی مرزا قادیانی کیا کرتا تھا۔''

مولانا نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ ''اپنے مفاد کے لیے لوگوں کو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

جذبات اُبھار کر اُنہیں استعمال کرنا انتہائی افسوس ناک بات ہے۔ آپ اس طرح لوگوں کو بے وقوف نہ بنائیں، آپ پہلے اپنی اصلاح کریں، پھر کسی دوسرے کی اصلاح کے بارے میں سوچیے گا۔'' جے یو پی کے مرکزی سیکرٹری جنرل قاری زوار بہادر کے بقول طاہرالقادری نے مولانا نورانی سے یہ بھی کہا کہ ''پاکستان کے لوگوں میں عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم اس عشق رسول کو ایکسپلائٹ کر کے مصطفوی انقلاب لائیں۔''

پیر اعجاز ہاشمی کے مطابق یہ ساری گفتگو مولانا نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے گھر میں بیٹھ کر طاہرالقادری سے فون پر کی تھی جو اس وقت باقاعدہ ریکارڈ بھی کی گئی تھی۔ ان کے بقول مولانا نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب طاہرالقادری کو آڑے ہاتھوں لیا تو انہوں نے دوبارہ ملاقات کا کہہ کر فون بند کر دیا۔ پیر اعجاز ہاشمی نے بتایا کہ ''اس گفتگو کے بعد طاہرالقادری، مولانا نورانی سے ملنے سے گھبرانے لگے۔ اگر کبھی کہیں اتفاقاً آمنا سامنا ہو بھی جاتا تو طاہرالقادری ملنے کے بجائے کترا کر نکل جاتے تھے۔''

ایک سوال کے جواب میں پیر اعجاز ہاشمی نے بتایا کہ ''طاہرالقادری، مولانا نورانی سے ملاقات کر کے دراصل عوام میں یہ تاثر دینا چاہتے تھے کہ کیسی بڑی بڑی شخصیات کے ان کے ساتھ مراسم ہیں۔ لیکن مولانا نورانی نے اُن کی یہ خواہش پوری نہ کی۔''

پیر اعجاز ہاشمی نے طاہرالقادری کے ماضی کے اوراق پلٹتے ہوئے کہا ''ہم اُنہیں اس وقت سے جانتے ہیں، جب یہ جھنگ میں ایک معمولی سے لیکچرار تھے اور مولانا عبدالستار نیازیؒ سے ملنے کے لیے جے یو پی کے دفتر واقع کرشن نگر (موجودہ اسلام پورہ) آیا کرتے تھے۔ وہ ہر ملاقات میں مولانا نیازیؒ کے سامنے یہی رونا روتے کہ مجھے کسی طرح لاہور لے آئیں۔ بالآخر مولانا نیازی کی کوششوں سے اُن کی پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں پوسٹنگ ہوگئی اور ہاسٹل میں کمرہ بھی مل گیا۔ اس کے ساتھ ہی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ، مولانا عبدالقیوم ہزارویؒ نے اُنہیں شادمان ٹاؤن کی ایک مسجد میں خطیب لگوادیا جہاں میاں شریف نے ایک بار ان کی تقریر سنی تو وہ انہیں ''اتفاق مسجد'' لے گئے۔'' پیر اعجاز ہاشمی نے بتایا کہ ''میاں شریف نے طاہرالقادری کو اس قدر نوازا کہ، ایک بار یہ بیمار پڑے تو ان کے حکم پر شہباز شریف اُنہیں علاج کے لیے بیرون ملک لے گئے تھے۔ شہباز شریف بتاتے ہیں کہ، ابا جی کا مجھے حکم تھا کہ علامہ صاحب کی خدمت کیا کرو۔'' پیر اعجاز ہاشمی کا کہنا ہے کہ ''جب طاہرالقادری نے سیاسی جماعت بنائی تو مولانا نیازی نے انہیں بہت روکا۔ لیکن انہوں نے احسان فراموشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جہاں ایک طرف ان کی بات کو ٹھکرایا، وہیں سیاست میں آنے کے بعد پہلی ٹکر ہی میاں شریف کے گھرانے سے لی۔''

(بہ شکریہ روزنامہ ''اُمّت'' کراچی ۱۹؍جنوری ۲۰۱۳ء)